

۱۵۵۱
واعبد بک کانک ترا

CHECKED

۲۲/۶

رسالة حقیقۃ کان محمدی

CHECKED 1995

از تالیفات نکته دان و نکته رس و قفا سرزدبانی

محقق علوم حقانی مولانا موسی سید مصطفی درستی

حسن اهتمام موسی مالاکلام مولوی سید نجم الدین حیدر

مطبع ابو العلامی مطبع مولانا

۱۳۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر طرح کی حمد و ثنا اُس ہادی حقیقی کے شایان ہے جسے بنی نوع آدم کو
 فطرۃ اسلام پر پیدا کیے کے صراطِ مستقیم بتایا اور کلمہ طیبہ کی بمصدق علیہ
 الانسان مالم یحکم کی تعلیم دی اور ہزاران درود اُس ذات مقدسہ
 جسے اُس کلمہ کی تحقیق و تہمیت نامہ کردہ تکلیل کو پہنچایا اور اسلام مجازی
 و حقیقی کی راہ نمائی اُصاف طور پر فرمائی کہ بنی الاسلام علی خمسہ جو
 شہادت و نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ ہے پس اسلام کا دار و مدار ان
 پانچ امور پر موقوف ہے جب تک انکی تصدیق اور تعمیل بدرجہ تحقیق نہ ہو
 مرتبہ کمال کو پہنچنا دشوار ہے تصدیق سے بہرہ مراد نہیں کہ صرف زبان
 سے اقرار کرے جیسے غوطا کہا کرتا ہے یہ تصدیق زبانی کام نہیں دیتی
 جب تک تصدیق زبانی تابع تصدیق و تمیل قلبی و روحی نہ ہو تابع کیا معنی
 بلکہ دونو ایک ہو جائیں جیسے وارد ہے واعبد ربک کانت توادب
 اس سے ظاہر ہے کہ عبادت بدنی و قلبی دونو ایک ہوں تاوقتیکہ زبان
 و لہجہ و سمع ایک ہوں یہ مرتبہ نہیں حاصل ہو سکتا چنانچہ

میں آیا ہے الشریعة کالسفینة والطريقة کالبحر والحقیقة کالصدف
 والمعرفة کالدرفمن اراد الدرد کب فی السفینة ندر شرح فی الیم شمس
 وصل الی الدار ومن ترک هذه الترتیب لم یصل الی الدار اور دوسری
 حدیث شریف ہے کہ الشریعة اقوالی والطريقة افعالی والحقیقة احوالی
 والمعرفة رویتی پس اس سے ظاہر ہے کہ اسلام کے لئے ابتدا وانتهاء
 جب تک انسان شریعت وطريقة وحقیقة پر جو قول وفعل حال حضرت علیہ
 والسلام ہیں نہ چلیگا مرتبہ معرفت پر جو رویت ہے کیسے حاصل ہوگا اور جب تک
 یہ ترتیب ملحوظ نہیں رہے گی زمرہ اولئک ہمد الفائزون میں نہ
 داخل ہوگا جب انسان پر اول ایمہ فرض ہے کہ پہلی پہل تصدیق الہیہ ہے
 جو مرتبہ ناسوت میں بلحاظ ظاہر شریعت ہے مکتفی ہے مگر یہ تصدیق ایک اعلیٰ
 درجہ کی تصدیق نہیں ہوگی کیونکہ یہ ابتدائی مرتبہ ہے اور مرتبہ ابتدائی
 کتب تکمیل کے اعتبار کے لائق ہوتا ہے لہذا اسکو بلحاظ باطن شریعت جو
 طریقہ سے نامزد ہے تصدیق و تمیل کرنا لازم ہوا اسکے بعد بلحاظ حقیقت
 جو الحقیقة احوالی سے متنازع ہے اقرار و تصدیق کرے اور نیز تمیل کے
 بعد مرتبہ تکمیل کا جو مرتبہ چہارم اور جامع مراتب پائین ہے سچائی ہے
 اسکی تحقیق درجہ اتمام کو پہنچاوی تو اب اسکی تصدیق اور ایمان میں
 کمال کا پہنچا جائے لہذا باقی ارکان کی بھی تحقیق درجہ کمال کو پہنچاوی چونکہ

چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے الایمان اقرار باللسان وتصديق
 بالقلب و عمل بالاركان اس سے یہ مطلب نہیں کہ صرف طوطے کی طرح
 زبان سے کہیں سر ملا دین بلکہ ہر فرد بشر پر فرض ہے کہ شریعت طر
 وغیرہ مراتب میں جو شہور خاص عام میں ان پانچوں ارکان کی تحقیق و
 تکمیل مراتب پہارگانہ میں کامل طور پر ہوتی چاہئے چونکہ ادا ارکان کے قواعد
 سے ہر شخص واقف ہے یہاں اس کی بیان کی چندان ضرورت نہیں مگر وہ
 قواعد وہی ہیں جو ظاہر شریعت میں لیکن اس مرتبہ کمال کے نہیں جو وہ عباد
 رب کا نالک تراہ کا مفہوم ہے اگرچہ بظاہر اس کی ادائیگی میں دشواری
 معلوم ہوتی ہے مگر من جہد و جہد کی حیثیت سے ممکن ہے اگر یہ امر
 ناقابل الحصول نہ ہوتا تو حضور عالم علیہ السلام کیوں ارشاد فرماتے یہہ ہماری
 غفلت و عدم توجہ ہے جو اسکو حاصل نہیں کرتے علیٰ ہذا دوسرے ارکان
 کی تحقیق بھی ایسی ہی ہے جب تک ارکان خمسہ بحسب ظاہر و باطن ادا ہو
 مرتبہ ایمان حقیقی و اسلام حقیقی کو پہنچنا دشوار ہے۔ لہذا اس فقیر نے
 چند ورق ان ارکان خمسہ کی تحقیق میں حسب مراتب پہارگانہ برزخ و دایید
 محمد تادری طالع عمرہ کی تسلیم کے لئے لکھے اور اسکا نام
 حقیقت ارکان محمدیہ
 رکھا

پہلا رکن توحید میں

توحید ارکان خمسہ کا پہلا رکن ہے جب تک کوئی شخص اسکی تصدیق نہیں کرے گا مومن نہ ہوگا شریعت میں توحید اثبات الوہیت اور اعتقاد معبود اور اقرار کلمہ ہے جو طریقہ سلفیت یا استماع کلام ربانی اور احادیث نبوی یا دلائل عقلی و براہین نقلی سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے لو کان فیہ من الہمة الا اللہ لفسدنا یہ سمجھنا کہ وہ قدیم بذات خود اور وحی بحیثیت خود اور سمیع و بصیر اپنی سمع و بصر سے اور کلیم اپنی کلام سے ہے یہ توحید ظاہری خواہ تقلیدی ہو یا عقلی و نقلی جو محتاج آلات نہیں ہے حاصل کر کے و ربطہ شرک و لفاق سے نجات پانے کہتے ہیں اور مرتبہ اسلام حاصل کر کے صلوات عذاب ابدی سے محفوظ و مامون ہوتے ہیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل حصنی آمن من عدائی پس لا الہ الا اللہ ملک التائیت میں ایک قلعہ ہے تو اسے اور قلعہ کے لئے ایک امیر عادل اور وزیر و اقل ضرور ہے تا سلطنت شاہی خدام و شتم احصا پر جاری کرے اور رعیت تو اسے اچھا می امن میں رہی اور دزدان راہ جو خطر انسانی و مشہوانی اور خیالات شیطانی و حیوانی وغیرہ میں آنکھ و قلب و تسلط نصیب نہ واسے اسکی انتظام کے واسطے روح امیر اور دل وزیر ہے عوام کلمہ کہنے سے قلعہ میں داخل ہو جاتی ہیں لیکن قرب شاہ و وزیر حاصل نہ ہوتا

کیونکہ عوام کی مثال ایک مزدور کی ہے پس مزدور کو قرب شاہ و وزیر
کیسے حاصل ہوگا اسی طرح لوگ شرک جلی سے کلمہ پڑھ کر پاک ہوتے ہیں لیکن
وسوسے کے در سے باہر نہیں ہوتے۔ طریقت میں توحید وہ ہے کہ
سالک کو اقامات و مقامات و سیرالی اللہ میں رہے اور اس سیر میں سیر
اور تخلیق فی سیر اعراض کرے اور تمام حرکات و سکنات و خطرات اور سائر
موجودات کو اپنے دل سے دور و محو کرے چنانچہ مولانا جامی فرماتے ہیں

توحید بعرف صوفی صاحب سیر

تخلیص دل از توجہ اوست بغیر

حقیقت میں توحید یہ ہے کہ سالک طریقت جب نور ایمان اور دیدہ بصیرت
سے حق تعالیٰ کو شواہد اکوان و محالی امکان میں دیکھتا ہے اور اثبات
واجب الوجود کرتا ہے اور جمیع موجودات کو ممدوم اور دلائل عقلی و فکری سے
برہی ہوتا ہے اور ہر مقام میں ہستی حق کا ظہور اور تمام اشیا کو حق کی
ہستی میں محو دیکھتا ہے اور ہر شے میں ذات حق کو متجلی و مشہد ہوتا ہے
تو وہ محقق ہوتا ہے معرفت میں توحید یہ ہے کہ جب سالک ثبوت
وجود واحد سے نفی غیریت اور دنی اور اپنی یافت کو زایل پاتا ہے اور تمام
تعیینات اس کی نظر میں فانی اور بجز حق کے کچھ نہیں رہتا اور مرتبہ اطلاق
کو بغیر حلول و اتحاد کے پہنچتا ہے تو مرتبہ غیب پر استقرار پاتا ہے

کوئی آئینہ میں اپنی صورت کے نظارہ میں مستغرق ہو جاوے اور آئینہ
 اسکی نظر میں نہ ہو ایسا ہی موجد پرانوار صفات الہی اور تجلیات ناقصا ہی
 ظہور اور غلبہ کرتے ہیں تو وجود امکانی اسکی نظر شہومین معدوم ہو جاتا
 ہے جیسے کو اکب ظہور آفتاب میں کیونکہ کو اکب بالذات نیست و معدوم
 نہیں ہوتے بلکہ ہر تو آفتاب میں نظر سے غائب و مستور ہیں اسی طرح روح
 جب پر تو ذات مشہود ہوتی ہے تو الالایش حدوتے سے پاک و صاف ہو جاتی
 ہے اور علویات و سفلیات کو شواہد و دلائل سے معدوم کرتی ہے تو
 حق کے سوا کچھ مشہود نہیں ہوتا اپنی میں کیا بلکہ تمام موجودات میں
 ظہور وحدانیت حق مشاہدہ کرتی ہے بہت سے لوگ اسمقام میں لغزش
 پاتی ہیں اور مجذب و بنکر مداح ترقی سے باز رہتے ہیں اور بعض اپنے کو
 حق سمجھ کر ورطہ الحاد میں گرتے ہیں اور گمراہ ہوتے ہیں بغیر ہر شیخ
 کامل کے اس ہادیہ ہلکے کو قطع کرنا دشوار اور مقصود حقیقی کو پہنچانا ناممکن
 جب شننا و اس بھو بیکران کا تلاطم امواج تجلیات صفائی سے فنا کلی
 حاصل کرتا ہے اور جمیع حجابات امکانی سے مجرد ہوتا ہے تو دریاے ذات
 کی ایک موج اسکی سرخی پر جو نور ذات سے منور ہے آتی ہے اور ورطہ
 امکانی سے اسکو نکال کر تمام ممکنات سے مرتفع کر دیتی ہے اب اسکو
 مرتبہ محمد منحور و فنا در فنا حاصل ہو جاتا ہے جب تک کوئی مسلمان اس چید

حقیقی کو حاصل نہ کرے ہرگز اسکی توحید مرتبہ کمال کی نہوگی کیونکہ ^{شریف} ^{لطف} ^{عقل}
 میں آیا ہے۔ من عرف ربه بالجسد فهو كافر ومن عرف ربه بالقلب
 فهو زنديق ومن عرف ربه بالنفس فهو ملحد ومن عرف ربه بالروح
 فهو حكيم ومن عرف ربه بالقلب فهو صديق ومن عرف ربه بالسر
 فهو محقق ومن عرف ربه بالسر فهو عارف ومن عرف ربه بالحق
 فهو موحد ومن عرف ربه بربه فهو مومن کامل شرح اس کلام
 ہدایت انجام کی حضرت مولانا رومی قدس سرہ نے یوں فرمائی ہے کہ
 اندھوں کے محلہ میں ایک ہاتھی آیا ہر ایک اندھے کو شوق اسکی دیدار کا
 تو ہر ایک اسکی پاس گیا اور ہاتھی کو پکڑا کسی نے خرطوم پکڑی کسی نے دانت
 کسی نے کان کسی نے پاؤں کسی نے دم ہر حال ہر ایک نے ایک ایک
 حصہ جسم کا پکڑا پس ہر ایک نے تصور کیا کہ ہاتھی کی صورت وہی ہے
 ہے اسطرح اس حدیث شریف سے نقل ہو سکتا ہے کہ کسی نے جسم کا
 اقرار کیا کسی نے طبیعت کو خدا کا کسی نے نفس کو علی ہذا آخر حدیث
 پس مومن کامل وہی ہے جو رب سے رب کو پہچانے اور ہر وقت
 رب کی آنکھ سے رب کا مشاہدہ کرے جس پر معرفت ربی برہی دل
 ہے اور تخلقوا باخلاق اللہ مشعر کی تفہیم ارشاد مرشد سے سنجی
 ہوتی ہے۔

دوسرا رکن نماز کے بیانیہ

نماز شریعت میں صوفیہ نماز کو مذاکرہ کہتے ہیں اور نماز کا کمال ^{انتظار} عمل پنجوقتہ ہے یعنی ایک وقت سے دوسرے وقت تک اس طرح کہ کوئی وقت نماز کے خیال سے غافل نہ ہو کیونکہ انتظار نماز عین نماز ہے چنانچہ المنتظر للصلوة کا نہ فی الصلوۃ پس جب نماز کا وقت آئے تو احتیاط و طہارت و نیت و تکبیر تحریمہ وغیرہ مستقبال قبلہ و دیگر مستحبات وغیرہ بطور مقررہ نماز ادا کرے جبکہ تعلق بدن سے ہے کیونکہ اگر کوئی خیال سوائے نماز کے ہو تو وقت ادا نماز وہی خیال پیش نظر ہوگا اس لئے اسکی نفی کے واسطے ہر وقت انتظار وقت نماز ضرور رہے تا وہی تصور نماز پیش رہے چنانچہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر عابد یکمہ باشد او ہر ادخود سجدہ میکند یعنی ہر کس مراد سے و مطلبہ دار و مثلاً از وسع مال و جاہ و زن و فرزند وغیرہ کہ مراد اوست آن در وقت سجدہ سناطر او میگذرد و مثل میگیرد و دو سجده بہمان تشبیل حاصل میشود پس باید کہ طالب حق حق را مراد سازد تا سجدہ او بحق و اصل ^{سجدہ} اس لئے طالب حق کو لازم ہے کہ مقصود مراد سوائے ذات حق کے نہ بناوے تا سجدہ مقصود حقیقی کو ہو اور اس رکوع و سجود وغیرہ پر قناعت

تا زاد خشک نہو بلکہ اُس مقام سے عروج کرے اور سچو حقیقی کا خواہا
 رہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ واعبد ربک کانک تراہ
 فان لم تکن تراہ فانہ ینک یعنی تو اپنے رب کی بندگی ایسی کر
 گویا تو اُسکو دیکھتا ہے اگر تو اُسکو نہیں دیکھ سکتا ہے تو وہ تجھ کو دیکھتا ہے
 پس اس حدیث سے طالب کعبہ فکر اور اندیشہ حاصل ہوگا کہ خدا تعالیٰ کو
 کس طرح دیکھوں اور وہ میرے کو کیسے دیکھتا ہے اور جو حدیث شریف
 تفکر ساعة خیر من عبادۃ سنین سبعة میں لفظ تفکر وار ہے
 اُس سے مراد یہی فکر ہے اور نیز دوسری حدیث شریف ہے من تفکر
 تبصر جس شخص نے فکر کی پالیا پس طالب کیسے اُسکو پاسکتا ہے کیونکہ
 بیچون و بیچگونہ ہے لہذا طالب متفکر کو لازم ہے کہ اول باب الہی کو دریا
 کرے اور اُسکی محبت اطاعت قبول کرے تا اپنی مراد کو پہنچی ورنہ اُس کا
 پانا سخت دشوار ہے باب الہی وجود مومن کامل سے مراد ہے جو تتبع
 انامدینۃ العلم و علی یا ہما ہے پس جب تک پیر کامل کی جہت میں
 حاضر نہوگا اور حسب فرمان اُسکی عمل نہیں کرے گا وصول الی المطالب
 نماز طریقت۔ صوفیہ اُسکو مراقبہ کہتے ہیں جو نماز و غیر نماز میں ضرور ہے
 یعنی جب تک دل خطرات نفسانی و شہوانی و ملکی اور ہوا جس سے پاک
 صاف نہو اور مقصود ذات کے سوا کچھ نہو سجدہ معبود ادا نہوگا کیونکہ۔

لا صلوة الا بحضور القلب مشعر برین امر ہے پس طریقت میں نماز
 کے مفید خطرات و خیالات شہوانی و ملکی ہیں جیسے کسی کا مقولہ ہے
 الناس عالم او متعلم والباقي علم یعنی آدمی وہی ہے جو دانا سجد آ
 یا مردانا کا تابع ہو باقی تمام گدھے کی کہی ہیں یعنی جب تک آدمی اپنی
 ظاہر و باطن کو متوجہ بحضرت حق نہ رکھے ہرگز نماز ادا نہ ہوگی۔ جب صادق
 لا صلوة الا بحضور القلب لہذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اپنی ظاہر
 و باطن کو ایک کرے اور متوجہ بحضرت حق رکھے تا نماز کامل ادا ہو۔
 نماز حقیقت۔ مرتبہ حقیقت میں نماز وہ ہے کہ سالک اپنی روح کی توجہ
 دواں محبوب حقیقی کے جانب رکھے یعنی نماز و غیر نماز میں توجہ بحق رہے۔
 جس پر وہم و فہم و صلوة دائمون شاہد ہے ورنہ عدم توجہ میں نماز قاف
 ہوگی اور استوجہ کو مشاہدہ بھی کہتے ہیں نماز معرفت۔ صوفیہ اسکو مکاشفہ
 کہتے ہیں یعنی کشف صفات ذاتی ہے جو طالب حق کو معائنہ ہوتا ہے کہ
 سمیع کو نسی کا ن سے سننا ہے اور بصیر کو نسی آنکھ سے دیکھنا ہے اور علیم
 کو نسی زبان سے کلام کرتا ہے اور علیم کو نسی سینہ سے ادراک علم کرتا ہے اور
 کو نسی ہاتھ پکڑتا ہے اور مرید کو نسی دل سے ارادہ کرتا ہے اور جی کو نسی جسم
 زندہ ہے چنانچہ ان حالتوں کی توضیح پر یہ حدیث دال ہے لایزال عبدی
 بتقریب الیہ بالنوافل حتی احبہ فاذا اجتہد کنت سمعہ الذی یسمع بہ

وبصرہ الذی یبصرہ ولسانہ الذی یتطق بہ وید الذی یشہد بہ
 ورجلہ الذی یمشی بہا یعنی ہمیشہ میرا بندہ سیکر نزدیک ہوتا ہے
 نوافل سے یہاں تک کہ میں اُسے دوست رکھتا ہوں پس جب اُسکو روت
 رکھتا ہوں تو اُسکا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اُنکھ ہو جاتا ہوں
 جس سے وہ دیکھتا ہے اور زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے اور
 ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ
 چلتا ہے یعنی جو بندہ تزکیہ نفس سے متعلق باخلاق اللہ ہو جاوے اور استغفار
 نوافل رکھے اور کوئی امر باطل اُس میں نہ رہے تو البتہ وہ جو کرتا ہے حق کرتا ہے
 وہ جو کہتا ہے حق کہتا ہے اور جو سنتا ہے حق سنتا ہے اور وہ جو دیکھتا
 ہے حق دیکھتا ہے اور جانب حق اختیار کرتا ہے اور راہ حق پر چلتا ہے پس
 اس سے یقین ہوا کہ انسان منظر حق ہے جو مسجود ملائکہ ہوا اور مرد نوافل
 سے وہ عبادت ہے جو غیر فی الفضل ہے اور نوافل میں کوئی شے ترک دنیا
 سے بہتر نہیں ہے چنانچہ فرمان ہدایت انجام علیہ السلام سے مستفاد ہے
 کہ تَرَكَ الدُّنْيَا رَأْسَ عِلَى عِبَادَةٍ - نماز معرفت - مرتبہ معرفت میں
 نماز وہ ہے کہ عارف کی دل میں شائبہ غیریت کا اور خطرہ دوی اعتباری
 کا گزرے کیونکہ شائبہ غیریت اور خطرہ خطرہ فاسد نماز ہے جب تک فہم
 ارکان ہر چار منزل مذکورہ پیش نظر نہ ہو نماز ادا نہوگی اور مقام و ہر

فے صلوٰۃ و اٹھون کو نہیں پہنچے گا۔

تیسرا رکن روزہ کے بیان میں

شریعت میں روزہ یہ ہے کہ صبح سے شام تک اپنے نفس کو کھانے پینے اور عورت کے ملنے سے روکے بلکہ کمال روزہ یہ ہے کہ اپنے تمام اعضا کو جمیع امور ناشایستہ سے بچا دے اور اشیا بخور دنی و آشا میدنی میں احتیاط کرے وجہ حلال سے کیوں نہ ہو۔ طریقت میں روزہ یہ ہے کہ اپنے قوائے جسمی کو تمام خواہشات اور لذات نفسانی و شیطانی سے روکے جیسے آنکھ کو دیدار حسن فانی سے اور کان کو استماع لغویات سے اور زبان کو کلام مہیودہ سے اور دل کو علایق سے خالی کر کے جمال بہشتیال کے خیال و فکر سے معمور کرے۔ صوم حقیقت۔ اہل حقیقت کا روزہ یہ ہے کہ اپنی روح کو لذت غیریت اور خودی سے باز رکھے تا جلوہ وصال و قرب میسر ہو کیونکہ الصوم ملی انا اجزای بہ اسپر مشعر ہے۔ صوم معرفت اہل معرفت کے نزدیک روزہ یہ ہے کہ ساکب لذت و وحدت ذات کی کثرت تعیناً صفائی میں پاوے اور کثرت نفس کو وحدت حقیقی میں محو کرے تا کثرت وحدت حجاب نہ ہو۔

چوتھا رکن حج کے بیان میں

شریعت میں حج وہ ہے کہ طالب بوجہ بول استطاعت زاد و راحلہ اپنی وطن
 سے لٹکے اور صفات پر پہنچے اور احرام باندھے اور کعبہ مقید کے معائنہ
 اور تمام شروط ادا کرے۔ اہل طریقت کے پاس حج وہ ہے کہ مومن کامل
 کی بیعت اور ان کی تمام لوازمات حاصل ہونے کے بعد ارادہ کو کعبہ دل کی زیارت
 کے طرف متوجہ کرے اور تعلقات جسمانی اور خطرات نفسانی کو چھوڑ کر تسلیم کے
 میدان میں قدم صدق رکھے اور احرام تصفیہ قلب باندھے اور تمام
 خلائیق سے القطن کھلی و جزی کرے۔ کیونکہ بمصدق قلب المومن
 عرش اللہ تعالیٰ دل نظر حال ہے کیونکہ ہے۔

طواف کعبہ دل کن کہ قبلہ معنی ست

بسی جامعہ چہ تن میدہی صفا اینجاست

حقیقت میں حج وہ ہے کہ کعبہ حقیقی کا مسافر وطن کو اپنی سے لٹکے اور عشق کا
 نژاد و راحلہ ہمراہ نیکر و لولہ و شوق پر سوار ہووے اور میدان توحید میں
 قدم رکھ کر مقامات کوئی کو طے کرے اور مقام تصفیہ قلب تجلیہ روح پر
 پہنچ کر ماسوی اللہ سے پاک ہووے اور شہود انوار بیکیف میں قائم رہے
 کعبہ نور کا جواول ماخلق نوری ہے اپنے سب سے صفات سے سات طواف
 کرے اور موصوف صفات ذاتی سے ہو کر محکم من عرف نفسه
 فقد عرف ربه اپنی ادراک حقیقت سے شیون ذاتیہ کے طرف رجوع

ہووسے اور متوجہ کعبہ حقیقۃ الحقایق کا رہے۔ اہل معرفت کے نزدیک
یہ ہے کہ عارف کامل کعبہ جمع الجمع کی زیارت کے واسطے مرتبہ غیریت اور
اشیت سے گزرے اور کثرت امکانی سے پاک و صاف ہو کر اپنی صفات
ذاتیہ سے مجرد ہووے اور منزل تلوین و تمکین کو طے کر کے شہود و تہر
اسماء الہیہ و حقایق کو نبیہ جو غیریت میں ترک کرے تو از خود فنا ہوتا ہے اور
کعبہ سر کا ملواف اہمات صفات سے کرتا ہے اور ورطہ قرب بعد واصل
و فصل سے گزر کر مرتبہ قرب در واصل در واصل کو پہنچتا ہے۔

پانچواں رکن زکوٰۃ میں

زکوٰۃ شریعت۔ شریعت میں زکوٰۃ وہ ہے کہ مال پر ایک سال گزرنے کے
بعد اس کا چالیسواں حصہ راہ خدا میں دیوے۔ زکوٰۃ اہل طریقت یہ
کہ جس قدر مال ہو وہ تمام اور کچھ زیادہ بھی دیوے۔ چنانچہ کسی نے حضرت
شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ دو سو درم میں کس قدر زکوٰۃ دینی چاہیے
حضرت شبلی نے کہا کہ تیرے واسطے کہوں یا میرے لئے اوسنے کہا کیا
آپ کے لیے اور حکم ہے اور میرے واسطے اور حضرت شبلی نے فرمایا
ہاں تجھے دو سو تین سے پانچ درم دینا ہے اور مجھے دو سو پانچ درم
زیادہ دینے کہا یہ مذہب کس کا ہے شبلی نے کہا حضرت صدیق کا۔

چنانچہ ایک وز حضور عالم علیہ السلام نے حضرت صدیق سے فرمایا
کہ ما ترسکت لعیالک یعنی تو نے اپنے عیال کے لئے کیا چھوڑا
تو حضرت صدیق نے کہا کہ اللہ و رسولہ ۔

جو کافر خدا ساخت در راہ سر چہ سلم کہ باشد فدائے دگر
ز مال و روان دل ہر آوردہ اند کہ اہل طریقہ چہین کردہ اند
زکوۃ اہل حقیقت کی یہ ہے کہ ہر ایک کو تعلیم و تفہیم علم سلوک اور تلقین
اشغال و اذکار کرے چونکہ حضور عالم نے فرمایا ہے لا انفع کثر من العلم
ای علم المعرفة یعنی کوئی خزانہ نفع تر خزانہ علم معرفت سے نہیں ہے کیونکہ
علم معرفت خلائی کہے لئے رزق اور خزانہ ہے جو من رزقناہ منادنا
حسنات ہے پس ہر اور رزق حسن سے علم معرفت ہے ۔ زکوۃ اہل معرفت کے
نزدیک یہ ہے کہ تصفیۃ قلب و تجلیہ روح مریدان صادق کو سکھاؤ
اور نعمت عشق و محبت و قربت دوستان با وفاق پر ایثار کرے اور
ارشاد حقایق و معارف و نفی اغیار طالبان وائق کو تعلیم دے ۔ زکوۃ
معارف افضل و حسن ہے زکوۃ مالی و فنی سے کیونکہ مالی زکوۃ سے دوسرے
جسم کی پرورش ہوتی ہے اور زکوۃ افعالی سے سالک کے روح کی پرورش
ہوتی ہے اور زکوۃ معارف سے دوسروں کی روح کی اسلئے نکل اولیا
مقبولہ ہے کہ صحبت یک ساعت بالشان کامل بہتر از عبادات و

ریاضات سالہائے دراز کہ در غلوت کند۔ زیر کہ انچہ در صحبت حاصل
 شود و در تنہائی ممکن نیست۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فاستلوا
 اہل الذکر ان کلتم لا تعلمون۔ یعنی اہل ذکر سے پوچھو جو تم نہیں
 جانتے ہو مراد اہل ذکر سے وجود مومن کامل ہے کہ اُسکے وسیلہ سے
 درجہ تحقیق تکمیل کو حاصل کرنا آسان ہے پس خدا تعالیٰ ہر ایک مسلمان
 مرتبہ تحقیق عطا فرماوے جتنہ و کرمہ امین یا رب العالمین

